بھی اس کے در کا چکر کاٹنے لگے۔ ہمارے راسخ العقیدہ وزیر اعظم بھی اس کے حلقہ ارادت میں شامل ہو گئے اور اپنے اقتدار کی مضبوطی کے لئے دعا کی درخواست کرنے لگے۔ پیر صاحب نے جب دیکھا کہ اور تو اور خود وزیراعظم صاحب بھی ان کے جھانسے میں آگئے ہیں تو اس نے وہ لوٹ مچائی کہ الامان والحفیظ۔ تفصیلات آپ اخبارات میں پڑھ ہی چکے ہیں۔

حکومت خود تو اندھی ہو چکی ہے۔ اس نے مشائخ و پیران طریقت یعنی مجاوروں اور گدی نشینوں کو بھی مزید اندھا بنانے کے لئے "مشائخ کانفرنس" منعقد کروا ڈالی جس میں ایک بہت بڑے قبر فروش مجاور نے وزیر اعلیٰ پنجاب کے گھٹنوں کو ہاتھ لگائے۔ مشکلوں کو حل کرنے والے نے اپنے "مشکل کشا" وزیر اعلیٰ سے درخواست کی کہ اوقاف کی مساجد میں ان کے ہم عقیدہ علماء یعنی مجاوروں کا تعین کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے ان کو حکومت کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کی ہدایت کی۔

موجودہ حکومت کی شیعہ نوازی نہیں بلکہ شیعیت کا عالم یہ ہے کہ اس نے ایک اہل حدیث ماہنامہ "الدعوۃ" کو صرف اس لئے ضبط کر لیا کہ اس کے ٹائٹل پہ ایک شعر درج تھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس سینے میں صدیقؓ و فاروقؓ کا بغض ہو بہتر یہی ہے کہ وہ سینہ سدا پٹتا رہے۔ مجلّے کا ضبط کیا جانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ موجودہ حکمران ہی پاکستان میں شیعیت کے اصل پشت پناہ ہیں۔ ہم جہاں حکومت کے اس اقدام کی پرزور مذمت کرتے ہیں وہاں "الدعوۃ" والوں کو بھی غور کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ جمہوریت کی مخالفت ترک کر دیں۔ غیر جمہوری یعنی جبر و اکراہ اور آمریت کے دور میں تو اس قسم کی سینکڑوں مثالیں قائم ہوں گی اور "اس ڈرر شیعہ نوازی" جیسے پوسٹروں کو شائع کرنے کی بھی کوئی اجازت نہیں دے گا۔

مولانا عبدالرحمٰن حصاری کا انتقال

مدیر مسئول عطاء الرحمٰن ثاقب صاحب کے والد گرامی مولانا عبدالرحمٰن حصاری گذشتہ ماہ انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک عرصہ سے جگر کے کینسر میں مبتلا تھے۔ وہ ایک صاحب علم اور باعمل شخصیت تھے۔ بحر العلوم کراچی اور مولانا شمس الحق صاحب ملتانی کے جامعہ سے فارغ التحصیل تھے۔ مولانا شمس الحق صاحب مدظلہ العالی اور مولانا محمد اسحاق چیمہ صاحب